مطبوعات

کیا جماعت اسلامی حق پر ہے؟ مرتبہ: جناب مولانا عبدالرحیم اشرف۔ شائع کردہ: مکتبہ تہذیب ملت، لائل پور۔ قیمت دو روپے۔

ہماری تاریخ کی بار بار دُہرائی جانے والی یہ ایک عجیب ٹریجیڈی ہے کہ جب کبھی ملت کی تعمیر اور اسلام کی تجدید کے لیے کوئی طاقت نمودار ہوئی ہے تو خود مسلمانوں ہی نے اس کے راستے میں کانٹے بوئے ہیں بلکہ عام مسلمانوں سے بڑھ چڑھ کر ان کے دینی علما اور مذہبی سربراہ کاروں نے اسے ملیامیٹ کر دینے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا ہے۔ آج اس دَور میں مولانا مودودی کی دعوت پر جماعت اسلامی کی تنظیم میں اگر کچھ حساس اور دردمند لوگ اس امر کے لیے کوشاں ہیں کہ اسلام کا نظام رحمت عالم واقعہ میں جلوہ گر ہو اور ہماری زندگیاں پوری طرح کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھل جائیں۔ جماعت اسلامی کا وجود دورِ حقیقت الحاد، مادہ پرستی اور جمود آموز فتنوں اور فرقہ آرائیوں کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ بس یہ وہ گناہ ہے کہ جس کی سزا دینے کے لیے ایک طرف سے اسلام دشمن عناصر ظلم و شرارت کے سارے حربے استعمال کر رہے ہیں اور دوسری طرف سے اسلام کے پشتینی اولیاء دسرپرست تکفیر و تفسیق کے ہنگامے برپا کیے ہوئے ہیں۔

ان حضرات کے فتووں کو پڑھیے تو وہ وہ خیالات و کلمات مولانا مودودی اور ان کے ساتھیوں اور جماعت اسلامی سے منسوب ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جن کی توقع کسی ادنیٰ درجے کے مسلمان سے بھی نہیں کی جا سکتی، اِلّا یہ کہ وہ بالکل پاگل ہو گیا ہو۔ مگر بڑی بڑی ذمہ دار ہستیاں ہیں جو آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور کانوں میں روئی ٹھونس کر ایک شخص اور ایک جماعت کے بارے میں وہ باتیں کہتے ہیں جن کی سرے سے کوئی بنیاد ہی نہیں۔ وہ شخص اور وہ جماعت لاکھ انکار کریں کہ ہم پر ان خیالات و کلمات کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے، ہمارے بعض منقدین کرام کو اصرار ہے کہ نہیں تم ان باتوں کے لازماً ذمہ دار ہو۔ حوالہ نہیں ملتا تو عبارتوں میں قطع و برید کر کے اور بسا اوقات اپنی طرف سے الفاظ بڑھا کر بھی اور بدل کر بھی ایک آن کہی زبردستی لا کے